محمد اسلم رانا ایڈیٹر ماہنامہ المذاہب

۸۰ فیصد بائبل خلاف واقعہ ہے

چھ برس بعد "مطالعہ مسیح" پر عیسائی فرقہ ایو نجیلیکل کے علماء کا سیمینار بروز اتوار اختتام پذیر ہوا۔ انہوں نے مسیح " کے اقوال پر رائے زنی کی اور فیصلہ دیا کہ بائبل میں اس کی طرف ۸۰ فیصد الفاظ کا انتساب غلط ہے۔ انہوں نے اپنی تحقیقات کو اس نتیجہ پر ختم کیا کہ وہ ایک دانا تھا جو کہاوتیں اور ضرب الامثال بولا کرتا تھا۔

علماء نے انجیل یوحنا میں مسیح کے تمام بیانات بالخصوص "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا" (یوحنا ۳: ۱۶) کو جعلی قرار دیا۔

۲۰۰ ایو نجیلیکل علماء کی کمیٹی کے قیام کا مقصد " بائبل کے ظاہری معنوں سے وابستگی" کے نظریہ کو باطل ثابت کرنا تھا لیکن ۱۹۸۵ء کے دوران کمیٹی اس موقف کے خلاف گئی چنانچہ اس فرقہ کے لوگوں نے ٹی وی پر انہیں " شیطان کے کارندے " قرار دیا۔

سال میں کمیٹی کی دو مجالس منعقد ہوتیں جن میں بعض اناجیل یا مسیح کے پہلے غور شدہ یا اپنے مطالعہ کردہ اقوال کی چھان بین کی جاتی۔

فرمودات مسیح علماء کے رحم و کرم پر

اقوال مسیح کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ اناجیل کے مصنفین نے انہیں خواہ مخواہ اس کے سر تھوپ دیا تھا اور یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ مسیح نے واقعتہ" ایسی باتیں کہی تھیں۔

پروفیسر رینک کے مطابق دو صد علماء کا "غور و فکر وہی نکلا جو بنیاد پرستوں اور ایو نجیلیکل حلقوں س کے لوگوں کا تھا"۔

اوریگن یونیورسٹی کے پروفیسر مارکوس بورگ جو کہ ایو نجیلیکل ٹیکسٹ سوسائٹی کے چیئرمین بھی ہیں' نے کہا " ہماری تحقیقات کا لب مسیحی جماعتوں کے بیشمار سوالوں کو حل کرے گا اور انہیں مطمئن کرے گا۔ ان علماء کی جوانی کے دور والی مسیح کی تصوفی زمانہ مسیحی عوام الناس کے ہاں کوئی وقعت نہیں رکھتی"۔

پروفیسر بورگ کی دانست میں علماء کی اکثریت سیمینار سے اتفاق کر گئی کہ " اناجیل مرقس' لوقا (اور توما کی مشکوک انجیل) کے مطابق مسیح طے شدہ انداز میں کوئی جملہ یا ضرب المثل یا عمدہ قول یا کہاوت کسی روائت' مباحثہ' مکالمہ کے دوران بولا کرتا تھا یہ امر مترشح ہے کہ مسیح انجیل یوحنا میں موجود واقعات کی طرح لمبے لمبے بیانات نہیں دیا کرتا تھا۔ علماء نے اس انجیل کے صرف ایک فقرہ کو قبول کیا ہے اور وہ دوسری اناجیل میں بھی ملتا ہے "کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا" (انجیل یوحنا ۴: ۴۴)

واشر یونیورسٹی کے پروفیسر رابرٹ فورٹینا نے کہا " اگر علماء ہماری طرح احتیاط سے اقوال مسیح کی چھان بین کریں تو انہیں ہمارے ساتھ اتفاق کرتے ہی بنے گی کہ فی الحقیقت انجیل یوحنا کے مندرجات کا مسیح سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے انجیل یوحنا میں مسیح کی زبان سے ادا شدہ یہ جملے " اچھا چرواہا میں ہوں میں دنیا کا نور ہوں' میں زندگی کی روٹی ہوں" مصنف کی کارستانی ہیں کیونکہ مسیح نے دوسری اناجیل میں ایسی باتیں شاذ ہی کہی تھیں"۔

بخلاف اس کے ماہر فن رومن کیتھولک فادر رماوان کا کہنا ہے کہ " مسیح پر سیمینار" کے قواعد تاریخ سے مکمل مطابقت نہیں رکھتے"۔

پروفیسر بورگ زور دیکر کہتے ہیں کہ مسیحیوں کے ہاں اقوال مسیح کی قطعا" کوئی حیثیت نہیں ہے۔ البتہ ان سے پہلی صدی کے عیسائیوں کی مذہبی ذہنیت سمجھنے میں مدد ضرور ملتی ہے اگرچہ مسیح نے یہ نہیں کہا تھا کہ " میں زندگی کی روٹی ہوں" تاہم یوحنا کے ہمنوا اسے ایسا ہی سمجھتے تھے اور اسے روحانیت پرور قرار دیتے تھے۔

القصہ مسیح کی نوک زبان پر آنیوالی آدھی باتیں اناجیل لکھنے والوں کی تصانیف تھیں جنہوں نے انہیں مسیح کی وفات کے ۳۰ - ۶۰ برس بعد اس صدی کے مسیحیوں سے سنا گنا گیا تھا۔

غور و خوض کئے جانے والے جملے یہ ہیں "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا ۳ : ۱۶)۔ راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا"۔ یوحنا (۱۴ : ۶)

چند مشکوک فقرات یہ ہیں " اس وقت ابن آدم بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتا دکھائی دے گا" (مرقس ۱۳ : ۲۶) " یاد رکھو یہ سب باتیں اب تمام زندہ لوگوں کے مرنے سے پہلے واقع ہوں گی" (یوحنا ۱۳ : ۳۰) نوٹ : یہ حوالہ غلط ہے۔ اسلم " جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی باتیں تمہاری نسبت کہیں گے تو تم مبارک ہوگے"۔

(The Al -Dawa Al -Islamia 26.4.1991) (متی ض ۵ : ۱۱)

باقی از صفحہ ۱۸

بیک وقت جلیل القدر عالم 'رفیع المرتبت مفسر' نامور محدث ' وسیع النظر فقیہ ' شعلہ بیان مقرر' عظیم مناظر' کہنہ مشق مصنف' منجھے ہوئے مدرس' صاحب طرز ادیب اور ممتاز شاعر تھے۔

وفات

بالآخر اس عظیم المرتبت ہستی کی روح بروز یک شنبہ بوقت صبح ۱۲۳۹ھ بمطابق ۱۷ جولائی ۱۸۲۳ء کو قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور ایک اندازے کے مطابق لوگوں کے ہجوم کے زیادہ ہونے کیوجہ سے انکی نماز جنازہ پچپن ۵۵ مرتبہ ادا کی گئی۔